U0383

وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

ذخیرہ آخرت

حصہ اوّل ۱/

اصول دین

جس کو

سیدہ محترمہ و خاتون معظمہ حسینی بیگم صاحبہ واعظہ و ذاکرہ نے
عورتون اور بچون کے فائدہ کے لئے مرتب کیا

اور

بعہد ہمایون بندگان عالی حضور پرنور اعلیحضرت میر عثمان علیخان بہادر
فرمانروائے دولت خداداد حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ
بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۰ ہجری مطابق اگست سنہ ۱۹۲۲ء چھپوا کر شائع کیا

در مطبع [illegible] سلطانی واقع [illegible] ۱۳۴۰ [illegible] مطبع شد

فہرستِ مضامین ذخیرۂ آخرت حصۂ اول

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	خطبہ و دیباچہ	۵
۲	فضیلتِ علم اور طلبِ علم	۶
	اصولِ دین کا بیان	۸
۳	پہلا باب۔ توحید	۸
۴	پہلا مطلب۔ خدا کی ہستی کا ثبوت	۹
۵	دوسرا مطلب۔ صفاتِ ثبوتیہ	۱۰
۶	تیسرا مطلب۔ صفاتِ سلبیہ	۱۲
۷	دوسرا باب۔ عدل	۱۵
۸	تیسرا باب۔ نبوت	۱۵
۹	چوتھا باب۔ امامت	۲۱
۱۰	پانچواں باب۔ معاد	۲۴
۱۱	پہلی فصل۔ قیامتِ کبریٰ	۲۴
۱۲	دوسری فصل۔ میزان	۲۶
۱۳	تیسری فصل۔ حساب۔ نامۂ اعمال۔ جزائے اعمال	۲۷
۱۴	چوتھی فصل۔ صراط اور دوزخ	۲۸
۱۵	پانچوین فصل۔ حوضِ کوثر	۲۹
۱۶	چھٹی فصل۔ بہشت	۳۰
۱۷	ساتوین فصل۔ موت اور اُس کے متعلقات	۳۴
۱۸	آٹھوین فصل۔ برزخ اور عذابِ قبر	۳۶

عقود وعقائد امامیہ ۹۱ ۳

تقریظ ۱۳۶۲

سبحانہ ولہ الحمد ۲۷۹۷

۱- مین نے ذخیرۂ آخرت (حصۂ اول) کو جس مین اُصول وعقائدِ امامیہ اثنا عشریہ کا بیان ہے حسبِ استدعاء مؤلفہ صاحبہ اول سے آخر تک پڑھا۔ جہان جہان ضرورت تھی عبارت کو زیادہ سلیس اور بامحاورہ بنانے کے لئے ترمیم کی گئی۔ اور کہین کہین ترتیب مین تغیر وتبدل کیا گیا۔ جن مشہور اور مستند کتابون سے اس کتاب کے مضامین اخذ کئے گئے ہین اُن کے نام دیباچہ مین موجود ہین +

۲- سیدہ [illegible] بیگم صاحبہ نے تحصیلِ علمِ دین مین سالہا سال زحمت ومشقت اُٹھائی ہے اور اپنی عمر کا بہترین حصہ اس نیک کام مین صرف کیا ہے فجزاھا اللہ خیر الجزاء۔ یہ اُسی جان کاہی وجانفشانی کا نتیجہ ہے جو آج اِس کتاب کی صورت مین پیش کیا جاتا ہے۔

۳- مؤلفہ ایک باکمال خاتون ہین۔ وہ نہ صرف ایک عمدہ ذاکرہ اور روضہ خوان ہین بلکہ اعلیٰ درجہ کی واعظہ بھی ہین۔ اُن کے وطن حیدرآباد کی مستورات اُن کے مواعظ سے بخوبی واقف ہین۔ بمبئی مین بھی اُن کی تقریرین ہوئین۔ اور عتباتِ عالیات (کاظمین سامرہ۔ کربلا۔ نجف) مین بھی ہندی زائرات کی مجالس مین متعدد بیانات ہوئے۔ اور بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گئے +

۴- بلدۂ حیدرآباد خوش نصیب ہے جس نے ایسی باکمال خاتون کو پیدا کیا۔ اور اُن کی کتاب اس قابل ہے کہ ہر پڑھے لکھے آدمی کے پاس اُس کی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے مردون عورتون، بوڑھون، بچون سب کے لئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔ کوئی

مگر کوئی کتبخانہ کوئی منبر اس سے خالی نہ ہنی چاہئے +

۵۔ سیدہ موصوفہ نے اپنے بیان منبری سے حیدر آبادی مستورات کو محض قربۃً الی اللہ بغیر کسی دنیاوی معاوضے کے خیال کے سالہا سال تک فائدہ پہنچایا ہے۔ اس لئے اہل حیدر آباد کا اخلاقی فرض ہے کہ اس کتاب کی عملی قدر دانی کرین یعنی اس کی اشاعت مین پوری پوری کوشش کرین متموّل حضرات فائدہ کے خیال سے اس کی صدہا جلدین خرید کر غربا مین تقسیم کرین +

۶۔ بالآخر سر رشتۂ تعلیمات سرکار عالی کے بیدار مغز حکام سے پوری اُمید ہے کہ اس عمدہ کتاب کو نصاب تعلیم دینیات مین (امامیہ بچون کے لئے) داخل فرما کر مؤلفہ کی حوصلہ افزائی فرمائین گے تاکہ وہ اپنی مفید تالیفات کا سلسلہ جاری رکھ سکین اور اہل حیدر آباد اُن سے فائدہ اُٹھا سکین +

خاکسار

غلام الحسنین پانی پتی ثم النجفی

(خادم اسلام و مترجم فلسفہ تعلیم ہربرٹ سپنسر)

نجف اشرف
۱۴ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ
مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۲۲ء

ذخیرۂ آخرت

حصہ اول

اصول دین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ و دیباچہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ وخاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین وعترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین المتین واذاعۃ الشرع المبین صلوات اللہ علیہم اجمعین ۵

اما بعد واضح ہو کہ کمترین کو عرصہ سے اس خدمت مؤمنین کی تمنا تھی کہ کوئی کتاب زبان اردو مین سہل البیان عورتون اور بچون کے لئے اصول دین او فروع دین اور دیگر مسائل کے متعلق جن کا حاصل کرنا ضروری ہے مرتب کرے اور وہ باقیات الصالحات رہے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دل کی آرزو پوری ہوئی۔

اس کتاب کا خلاصہ مستند اور مشہور کتابون سے کیا گیا ہے اور اس کام مین مجھ کو مولانا مولوی میر موسی حسین صاحب مرحوم و مغفور سابق پروفیسر دار العلوم و مصحح دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن نے پوری مدد دی ہے۔ اور جن کتابون سے اس کے مضامین اخذ کئے گئے

دین۔ اُن کے نام یہ ہین۔ اُصول دین۔ حق الیقین سے۔ فروع دین اور ترجمہ نماز حدیقہ اور جامع عباسی سے۔ شکیات۔ رسالہ شکیات اخوند صاحب علیہ الرحمہ سے۔ اعمال اور آدابِ مسنونہ۔ زاد المعاد۔ حلیۃ المتقین۔ سفینۃ النجات۔ منتخب الاعمال اور اعمال الصالحین سے اور حتی الامکان مطلب کو بہت تحقیق اور غور سے لکھا ہے۔

اِس کتاب کا نام ذخیرۂ آخرت رکھا گیا ہے۔ اور اُس کے تین حصے ہین۔ پہلے حصہ مین اصول دین اور عقائد۔ دوسرے مین فروع دین اور تیسرے مین اعمال و آداب و ادعیہ کا بیان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کا مطالعہ دینی تعلیم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اگر بمقتضائی الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کہین کسی مسئلہ یا عبارت مین سہو یا خطا واقع ہوجائے تو برادرانِ ایمانی خُردہ گیر نہ ہون بلکہ اصلاح فرماکر اس خاکسار خطاوار کو ممنون فرمائین ؁

مُقدّمہ

فضیلتِ علم اور طلبِ علم

فضیلتِ علم مین بے شمار احادیث وارد ہوئی ہین۔ یہان چند حدیثون کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جن کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیات مین تحریر فرمایا ہے

(۱) حضرت رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ طلبِ علم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ طالبانِ علم کو دوست رکھتا ہے۔

(۲) جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اَیُّھَا النَّاس جانو تم کہ

دین کا کامل ہونا طلب علم اور اُس پر عمل کرنے کے سبب سے ہے۔ طلب کرنا علم کا تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے۔ اس واسطے کہ روزی تو تم لوگون کے لئے مقرر ہو چکی ہے۔ اور اس کا خدا ضامن اور رازق ہے۔ ضرور اپنی ضمانت کو پورا کریگا۔ اور علم اہلِ علم کو سپرد کیا گیا ہے۔ تم لوگون کو حکم ہے کہ اہلِ علم سے طلب کرو۔

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم جس کے علم سے لوگون کو فائدہ پہنچے ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے۔

(۴) جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے طلب کرنا علم کا واجب ہے ہر مسلمان پر۔ پس طلب کرو علم اُس کے مقام سے۔ اور حاصل کرو علم کو اہلِ علم سے۔ درحقیقت رضامندی خدا کے لئے علم کا سکھانا حسنہ یعنی نیک کام ہے۔ اور علم دین کا سیکھنا عبادت ہے۔ اور بحث کرنا علم دین مین تسبیح خدا کا ثواب رکھتا ہے۔ اور علم دین کا سکھانا ایسے شخص کو جو اس علم کو نہ جانتا ہو صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اور طالبِ علم کو سکھانا سبب قربِ الٰہی ہے۔ اس لئے کہ علم دین سے حلال و حرام معلوم ہوتا ہے۔ سبب روشنی راہِ بہشت ہے اور مونس وحشت ہے۔ اور مصاحب غربت ہے اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم مین۔ اور حربہ ہے دشمن کے لئے۔ اور دوستانِ خدا کے نزدیک زینت ہے۔

علم دین کا بقدرِ ضرورت حاصل کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ کم سے کم اتنا علم ضرور حاصل کرنا چاہئے کہ اُصول اور عقائد کو سمجھ لین۔ طہارت، نماز، روزہ اور دیگر ضروری اعمال اور مسائل کو معلوم کر لین۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ مین لوگ

علمِ دین کی طرف سے غافل ہین۔ اپنی اولاد کو صرف دنیوی کاروبار سکھاتے ہین تاکہ وہ تحصیلِ معاش کے قابل ہوجائین۔ دینیات بالکل نہین پڑھاتے بلکہ منع کرتے ہین۔ یہ نہین سوچتے کہ یہ امر خلافِ حکمِ خدا و رسُول ہے۔ اور مسلمانون کے تنزل کا سبب یہی ہے اور اسی مین اُن کی ہلاکت اور نقصانِ آخرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانون کو توفیقِ خیر دے۔ آمین۔

اُصولِ دین کا بیان

اُصولِ دین مین غور و فکر کرنا لازم ہے۔ اور اُن کو اپنی سمجھ کے موافق عقلی دلیلون سے سمجھنا چاہئے۔ یہ بحث علمِ کلام کے متعلق ہے۔ جو نہایت وسیع ہے۔ اِس حصہ مین اصول دین کا بیان مختصر طور پر لکھا جاتا ہے۔ اصل جڑ کو کہتے ہین۔ اُصول اُس کی جمع ہے یعنی جڑین۔ اِس لئے اصول دین کے معنی ہوئے دین کی جڑین یعنی وہ باتین جن کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔

اُصولِ دین پانچ ہین (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) معاد یعنی قیامت۔ یہ پانچون باتین دینِ اسلام کی جڑ بنیاد ہین۔ جن کا بیان پانچ بابون مین علٰحدہ علٰحدہ کیا جاتا ہے +

پہلا باب توحید

توحید کے معنی ہین۔ خدا کو واحد یعنی ایک ماننا اور اِس بات کا یقین کرنا کہ کوئی اُس کا شریک نہین ہے۔ اِس باب مین تین مطلب ہین۔ پہلا مطلب خداوند

عالم کے موجود ہونے کے ثبوت مین۔ دوسرا مطلب صفات ثبوتیہ اور تیسرا مطلب صفات سلبیہ کے بیان مین۔

پہلا مطلب خدا کی ہستی کا ثبوت

توحید کے اعتقاد سے پہلے خدا کے وجود کا اعتقاد ضروری ہے یعنی اس بات کا یقین کرنا کہ خدا ہے۔

درحقیقت خدا کا وجود اس قدر روشن ہے کہ اُس کے لئے لمبی چوڑی دلیلون کی ضرورت نہین۔ اُس کا موجود ہونا ہر چیز سے ظاہر ہے۔ جو شخص آسمان، زمین، سورج چاند، ستارون، ہوا، ابر، مینہہ، پہاڑ، دریا ہر قسم کے حیوانات و نباتات اور خود اپنے بدن اور روح کی پیدائش پر غور و فکر کرتا ہے۔ اور اُن عجیب و غریب صنعتون کو جو خداوند تعالیٰ نے اِن چیزون سے پیدا کی ہین۔ بنظر تامّل دیکھتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ سب چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین۔ کوئی ان کا بنانے والا اور پیدا کرنے والا ضرور ہے۔ جو ان مخلوقات کے مثل نہین ہو سکتا۔ اور کامل الذات ہے۔ کوئی عیب اُس کی ذات مین نہین ہے۔

نہج البلاغہ مین مذکور ہے کہ جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدائے دین معرفت خدا ہے۔ پس پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے۔ اور مراد پہچاننے سے اُس کی کُنہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہے۔ کیونکہ اُس مین عقل بشر عاجز اور مجبور ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کو دل سے ایک جانے۔ اور ایک جاننے کا زبان سے بھی اقرار کرے۔ اُن صنعتون

کے ساتھ جن کو صفات ثبوتیہ کہتے ہین۔ اُنہی صفات سے خداوند عالم پہچانا جاتا ہے۔

دوسرا مطلب صفاتِ ثبوتیہ

صفات ثبوتیہ اُن صفتون کو کہتے ہین جو خداوند عالم کے لئے ثابت ہین۔ اور وہ آٹھ ہین۔ یہ بحث کتاب تحفۃ العارفین سے خلاصہ کرکے لکھی جاتی ہے (۱) پہلی صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قدیم اور ازلی ہے۔ قدیم اور ازلی کے یہ معنی ہین کہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ موجود رہیگا۔ اِس لئے کہ اگر ہمیشہ سے نہ ہوتا تو چاہئے تھا کہ قدیم نہ ہوتا اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ وہ واجب الوجود ہے یعنی اُس کا وجود ضروری ہے تو پھر اُس پر عدم اور فنا کسی طرح روا نہین ہو سکتا۔ (۲) دوسری صفت یہ ہے کہ خداوند عالم قادر و مختار ہے۔ اُس کے معنی یہ ہین کہ اُس کی قدرتِ کاملہ سے کوئی شے باہر نہین ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے اور کسی فعل کے کرنے اور نہ کرنے مین مختار ہے لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیاء مین اختیار نہین ہے۔ جس طرح آگ بلا اختیار ہر شے کو جلا دیتی ہے۔ اسی طرح سب چیزین خدا سے بلا اختیار پیدا ہو گئین۔ مگر یہ اُن کا خیال خام ہے اِس لئے کہ اس عقیدہ سے خدا کا عجز لازم آتا ہے۔ اور یہ بھی نقص ہے اور جنابِ باری ہر عیب اور نقصان سے بری ہے اور اُس کی قدرت ہر طرح سے کامل ہے۔ (۳) تیسری صفت یہ ہے کہ خدا ہے۔ عالم ہے یعنی ہر جز و کُل سے آگاہ و مطلع ہے خواہ کوئی شے موجود ہو یا معدوم وہ ہر چیز کو اُس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی جانتا ہے۔ اس لئے کہ اگر ازل سے نہ جانتا تو جاہل ہوتا اور خدا جاہل ہو نہین سکتا۔ (۴) چوتھی صفت یہ ہے کہ جنابِ اقدس

آلہی حی قدیم ہے یعنی زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ اُس کو موت اور فنا نہین ہے۔ اس لئے کہ اگر زندہ نہ ہو تو اُس پر علم اور قدرت دونون محال ہونگے (۵) پانچوین صفت یہ ہے کہ خداوند عالم مُدرک اور سمیع اور بصیر ہے مُدرک کے معنی یہ ہین کہ جو چیزین ہم بواسطۂ آلاتِ جسمانی یعنی حواس کے ذریعے سے دریافت کرتے ہین۔ جناب باری اُن سب چیزون کو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہے۔ اُس کو آنکھ۔ کان وغیرہ حواس کی ضرورت نہین۔ اس لئے کہ اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور وہ بغیر کان کے سب کی آواز سنتا اور بدون آنکھ کے ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ لیکن جس وقت جس کے لئے جو مصلحت جانتا ہے کرتا ہے۔ کبھی بیمار کرتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہے کبھی مار ڈالتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ اپنے بندون کے حال اور مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہے اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین۔ جیسا کہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب باری نے دو لوحین پیدا کی ہین اور ان مین سب چیزین لکھی ہین۔ ایک کا نام لوح محفوظ ہے۔ اُس پر جو کچھ لکھا جاتا ہے اُسمین ہرگز فرق نہین آتا۔ اس لئے کہ وہ حتمی اور علم خدا کے مطابق ہوتا ہے۔ دوسری لوح محو و اثبات ہے۔ جو کچھ اس مین مرقوم ہوتا ہے۔ وہ مشروط ہوتا ہے بعض شرائط کے ساتھ وہ مٹ سکتا ہے۔ اور مصلحت اور حکمت کے موافق اس مین تغیر و تبدل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی عمر پچاس برس کی لکھی ہے۔ یعنی حکمت یہ ہے کہ جب تک اُس سے کوئی چیز باعث اُس کی زیادتی اور کمی عمر کا نہ ہو اُس کی عمر پچاس برس کی پوری ہوگی۔ اور جس وقت اُس سے عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس برس کے ساٹھ برس لکھ دئے جائینگے۔ اور جس وقت قطع رحم کریگا تو پچاس

برس کے چالیس برس رہ جائینگے۔ بخلاف اس کے لوح محفوظ مین تحریر ہوگیا کہ وہ البتہ صلہ رحم کریگا۔ اور اُس کے سبب سے اُس کی عمر ساٹھ برس کی معین ہوگی۔ یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بہ سبب قطع رحم کے عمر اُسکی چالیس برس کی رہجائیگی۔ غرض تعیین لوح محو واثبات سے یہہ ہے کہ لوگون کو معلوم ہو کہ اعمالِ بدکی نحوست ہوتی ہے کہ اُن کے مرتکب ہونے سے عمر کم ہوجاتی ہے اور اعمال خیر کی اس درجہ تاثیر ہے کہ اُن کے بجالانے کی وجہ سے عمر زیادہ ہوجاتی ہے (۶) چھٹی صفت یہ ہے کہ خدا مُرید ہے یعنی جو کام کرتا ہے۔ اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے۔ وہ کسی کام مین مجبور نہین ہے۔ اور اُس کا ہر ایک کام حکمت اور مصلحت کے موافق ہوتا ہے۔ (۷) ساتوین صفت یہ ہے کہ حق تعالیٰ متکلم ہے یعنی کلام کا خالق اور موجد ہے۔ جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام کیلئے کوہ طور کے ایک درخت مین کلام کو پیدا کردیا تھا (۸) آٹھوین صفت یہ ہے کہ خداوند عالم صادق ہے۔ یعنی اُس کا کلام سچ ہے۔ اِس لئے کہ جھوٹ بُری صفت ہے اور خدا کی ذات ہر بُرائی سے پاک ہے۔

تیسرا مطلب۔ صفاتِ سلبیہ

صفاتِ سلبیہ وہ صفتین ہین جن سے خدا کی ذات پاک ہے۔ اور وہ صفتین خدا مین نہین ہوسکتین۔ تحفۃ العارفین مین جو کچھ لکھا ہے۔ اُس کا خلاصہ مضمون نیچے لکھا جاتا ہے:۔

(۱) صفاتِ سلبیہ مین سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ خدا شریک نہین رکھتا اور

سوائے خدا کے واحد و یکتا کے کوئی دوسرا خدا نہین پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد اور احد ہے یعنی اُس کے سوا کوئی اور واجب الوجود نہین ہے۔ اور خدا کے سوا جو چیز ہے وہ ممکن ہے یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ اپنی خدائی مین شریک نہین رکھتا۔ اگر کوئی اُس کا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور ایک خدا کسی کام کا ارادہ کرے اور دوسرا مانع ہو تو دونون مین سے کسی ایک کا ارادہ پورا نہ ہوگا۔ اگر دوسرے کی مراد واقع ہو تو پہلے کا عجز لازم آتا ہے اور اگر پہلے کا مقصود واقع ہو تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہے۔ اور عاجز خدا نہین ہو سکتا۔ اگر دونون کے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اور اگر دونون کی مراد واقع نہ ہو تو ارتفاع نقیضین لازم آتا ہے اور وہ بھی محال ہے۔

(۲) دوسری صفت یہ ہے کہ جناب باری مرکب نہین۔ یعنی صورت اور جسم نہین۔ بلکہ وہ اُن دونون سے مُبرا ہے۔ اِس لئے کہ اگر اُس کے لئے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی اُس کے مشابہ اور مثل بھی ہوتا۔ حالانکہ کوئی اُس کے مثل نہین ہے۔

(۳) تیسری صفت یہ ہے کہ جناب باری مُتحیز نہین ہے یعنی وہ کسی خاص مکان مین نہین ہے اور نہ کسی سمت مین رہتا ہے۔ اِس لئے کہ یہ لوازم جسم سے ہے اور بطلان اُس کا عقلاً اور شرعاً ثابت ہے۔ جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلیمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آیا یہ کہنا جائز ہو سکتا ہے کہ جناب باری کسی مکان مین ہو۔ فرمایا حضرت نے کہ خدا پاک اور برتر ہے اِس سے کہ مکان کا محتاج ہو۔ اور کسی مکان مین موجود ہونا حادث یعنی مخلوق کی صفت ہے۔ قدیم یعنی خدا اُس عیب سے مُبرا

ہے۔ ہان اُس کی قدرت کا اثر آسمان، زمین، عرش، کرسی، جنگل، صحرا، پہاڑ اور دریا وغیرہ مین ہر جگہ موجود ہے۔

(۴) چوتھی صفت یہ ہے کہ حق تعالی پر حلول اور اتحاد جائز نہین۔ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین داخل ہونے کو کہتے ہین۔ جس طرح رنگ کسی کپڑے وغیرہ مین داخل ہو جاتا ہے۔ اتحاد کے معنی ہین۔ دو چیزون کا ملکر ایک ہو جانا۔ خداوند عالم کے لئے۔ حلول اور اتحاد روا نہین۔ اِس لئے کہ یہ جسم اور عوارضِ جسم سے تعلق رکھتے ہین۔

(۵) پانچوین صفت یہ ہے کہ خدا محل حوادث نہین یعنی اُس کی ذات مین کوئی چیز ایسی پیدا نہین ہوتی جو پہلے سے نہ ہو اور پھر ہو جائے۔ جیسے رنج و الم اور دُکھ درد آدمی کو لاحق ہوتا ہے۔ خدا مین یہ باتین نہین ہو سکتین۔ خلاصہ یہہ ہے کہ جو باتین مخلوقات مین پائی جاتی ہین۔ خدا ان سب سے بَری ہے اور وہ ایک حالت سے دوسری حالت پر نہین بدلتا۔

(۶) چھٹی صفت یہ ہے کہ خدا مَرئی نہین ہے یعنی وہ لایق دیکھنے کے نہین ہے۔ اور نہ کبھی دیکھنے مین آسکتا ہے۔ اِس لئے کہ دیکھنا بھی جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حق تعالی اس عیب سے مُبَرا ہے۔

(۷) ساتوین صفت یہ ہے کہ خدائے برحق اپنی ذات اور صفات مین دوسرے کا محتاج نہین ہے اور نہ کبھی محتاج ہو گا۔

(۸) آٹھوین صفت یہ ہے کہ صفات زائد اُس کی ذات پر نہین۔ صفات عین ذات ہین۔ آدمی جب لکھنے لگتا ہے تو کاتب کہلاتا ہے اور جب لکھنا چھوڑ دیتا ہے تو کاتب نہین کہلاتا۔ کتابت کا فن اُس کی ذات سے علحدہ ہے۔ مگر خدا ایسا نہین ہے

اُس کی صفات اُس کی ذات سے جدا نہین۔

اِن آٹھون صفتون کو صفاتِ سلبیہ اِس واسطے کہتے ہین کہ خدا کی ذات کو اِن صفات سے دُور جاننا چاہئے۔

سلب کے معنی دور کرنے کے ہین۔ یہان تک توحید کا مختصر بیان مع صفات کے ہوچکا۔ اب دین کی دوسری جز یعنی عدل کا بیان شروع ہوتا ہے۔

دوسرا باب۔ عدل

عدل کے معنی ہین انصاف۔ خدا عادل یعنی منصف ہے۔ ظلم نہین کرتا۔ کیونکہ ظلم بُری بات ہے۔ اور خدا ہر بُرائی سے پاک ہے۔ اور وہ کسی بُرے کام سے راضی نہین ہوتا۔ چنانچہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور جا بجا حکم کرتا ہے کہ عدل کرو۔ اور ظلم کو منع فرمایا ہے۔ اور ظلم کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بندون کو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور خود عدل نہ کرے۔ چونکہ خدا ظالم نہین ہے۔ اِس لئے اُس نے آدمی کو اچھے اور بُرے کا اختیار دیا ہے تاکہ روزِ حشر آدمی یہ نہ کہے کہ ہم کو اپنے نیک و بد کا اختیار نہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہو کہ خدا کا کوئی کام کبھی حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہوتا۔ اور جھوٹ اور وعدہ خلافی بھی نہین کرتا۔ اور فعل عبث یعنی فضول کام بھی اُس کی ذات سے نہین ہے۔

تیسرا باب۔ نبوت

دین کی تیسری جز۔ جس کا دل سے اعتقاد رکھنا چاہئے۔ یہ ہے کہ جتنے نبیؐ

اور رسول حضرت آدم ابوالبشر علی نبینا و علیہ السلام سے لیکر ہمارے پیغمبر آخرالزمان علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے (۱۲۴۰۰۰) وہ سب خلق کی ہدایت کے واسطے خدا کی طرف سے مقرر ہوئے ہین۔ اور جو جو کتابین اور معجزے خدا نے اُن کو دئے۔ وہ بھی سب برحق ہین۔ اس لئے کہ کوئی واسطہ ہونا چاہئے تھا جو خدا کے حکم کو بیان کرے اور اُس کے پیام کو اُس کے بندون تک پہنچائے۔ پس عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم و دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندون کو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے۔

جناب سید العلماء طاب ثراہ حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے ایک یہ بھی ہے کہ ابتدائے خلقتِ آدمؑ سے زمین کبھی حجتِ خدا سے خالی نہین ہوتی۔ خواہ حجت خدا ظاہر ہو خواہ پوشیدہ۔ خاص کتابین خدا کی بھیجی ہوئی چار ہین۔ اُن مین سے ایک زبور ہے جو حضرت داؤدؑ کی کتاب ہے۔ یہ اُن کی اُمت کی ہدایت کے لئے خدا نے اُن پر نازل فرمائی۔ دوسری کتاب توریت جو حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی کتاب ہے کہ اُن کی اُمت اُس پر عمل کرتی تھی۔ تیسری کتاب انجیل ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی کتاب ہے کہ اُن کے زمانے مین اُن کی اُمت کے لوگ اُس کے حکم کے موافق عمل کرتے تھے۔ یہ سب کتابین کلامِ خدا ہین اور برحق ہین۔

جن نبیون کے نام قرآن مجید مین آئے ہین۔ اُن کی نبوت کا ماننا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جیسے حضرت آدمؑ، ادریسؑ، نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ، ابراہیمؑ، لوطؑ، موسیٰؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یونسؑ، الیاسؑ، عیسیٰؑ علیہم السلام۔ یہ سب سچے نبی ہین۔ اور جو شخص ان مین سے کسی ایک کی نبوت کا

انکار کرے وہ کافر ہے۔ البتہ ان کے فضائل اور مراتب مین بہت فرق ہے۔ ان مین سب سے افضل پانچ پیغمبر ہین یعنی نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہین کہ اُن کو اولوالعزم کہتے ہین۔ اور ان سب سے افضل ہمارے نبیؐ ہین جن کی شریعت منسوخ کرنے والی ہے تمام شریعتون کی۔ آپ کے بعد نہ کوئی پیغمبر ہوا اور نہ ہوگا۔ یہ خاتم النبیین ہین جن کی شریعت قیامت تک جاری رہیگی۔

حضرت محمد مصطفےٰ بیٹے ہین حضرت عبداللہ کے اور حضرت عبداللہ بیٹے ہین حضرت عبدالمطلب کے اور حضرت عبدالمطلب بیٹے ہین حضرت ہاشم کے اور حضرت ہاشم بیٹے ہین حضرت عبدِمناف کے۔ آنحضرت کا نسب شریف اسی طرح حضرت آدمؑ تک تفصیل کے ساتھ ہے۔ مگر بغرضِ اختصار یہین تک لکھا ہے۔ اور اسم شریف حضرت کی مادرِ گرامی کا آمنہ بنتِ وہب ہے۔

حضرت کے معجزے حد اور شمار سے زیادہ ہین۔ اور سب سے بڑا معجزہ قرآنِ مجید ہے۔ یہ چوتھی کتاب آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کے پاس جبرئیلؑ کے ذریعہ سے بھیجا اور اُس مین سب حکم حلال اور حرام اور اوصافِ بہشت اور حالِ دوزخ اور واقعاتِ قیامت اور گذشتہ نبیون کے واقعات اپنے نبیِ آخرالزمان پر ہماری تعلیم اور آگاہی کے لئے نازل فرمائے۔ یہ قرآن ایسا معجزہ ہے کہ بڑے بڑے عرب کے شاعرون نے اُس کے جواب کا ارادہ کیا مگر اُس کی ایک سُورت کا جواب بھی کسی سے نہوسکا بلکہ حشر تک کسی سے نہ ہوگا۔ آنحضرت پر خدا نے پیغمبری کو ختم کیا ہے۔ اور آپ کی شریعت کے احکام جو جو قرآن اور حدیثون

سے ثابت ہین وہی سب حشر تک جاری رہینگے۔

حق الیقین مین لکھا ہے کہ خدا نے جو معجزے دوسرے پیغمبرون کو عطا کئے ہین وہ سب حضرت کو عنایت فرمائے ہین۔ اور حضرت کے ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون مین مین نے لکھے ہین۔ حضرت کے معجزے چند قسم کے ہین۔ مگر یہان اُن معجزون کا ذکر کیا جاتا ہے جو آپ کے بدن شریف سے تعلق رکھتے ہین۔ ایک یہ کہ حضرت کی پیشانی نورانی سے ہمیشہ نور چمکتا تھا اور جس وقت دستِ مبارک کو بلند کرتے تھے تو آپ کی اُنگلیان مانند شمع کے روشنی دیتی تھین۔ دوسرے حضرت کی خوشبو ایسی تھی کہ جس راہ سے گذرتے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین۔ اور پسینہ حضرت کا عطر سے بہتر تھا۔ بعض اشخاص ایک ڈول پانی کا خدمت آنحضرت مین لائے۔ حضرت نے ایک چلو پانی منہ مین لیکر اُس ڈول مین کُلّی کی وہ پانی مُشک سے زیادہ خوشبودار ہوگیا۔ تیسرے جب حضرت دھوپ مین کھڑے ہوتے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا۔ چوتھے جس کے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہرچند وہ بلند ہوتا تھا حضرت موافق ایک سر و گردن کے اُس سے اونچے نظر آتے تھے۔ پانچوین یہ کہ ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت کے سر پر سایہ کئے رہتا تھا۔ اور ساتھ چلتا تھا۔ چھٹے کوئی جانور حضرت کے اوپر سے اُڑکر نہ جاتا تھا۔ اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت کے بدن پر نہ بیٹھتا تھا۔ ساتوین یہ کہ جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اُسیطرح جانب پُشت سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ آٹھوین یہ کہ خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند کی حالت مین فرشتونکی باتین سنتے تھے اور فرشتون کو دیکھتے تھے اور جو کچھ لوگون کے دلونمین گذرتا تھا اُسکو جانتے تھے۔ نوین یہ کہ بدبو حضرت کے دماغ مین

نہین پہنچتی تھی۔ دسوین یہ کہ آب دہن جس کنوئین مین ڈال دیتے تھے۔ اُس مین برکت ہوتی تھی۔ اور وہ پُرآب ہوجاتا تھا۔ اور جس صاحبِ درد پر مل دیتے تھے شفا پاتا تھا۔ اور دست مبارک جس طعام مین پہنچتا تھا اُس مین برکت ہوتی تھی۔ اور تھوڑا کھانا بہت سے لوگون کو سیر کردیتا تھا۔ چنانچہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو مین آنحضرت کی برکت سے جابرؓ کی دعوت مین سات سو آدمی سیر ہوگئے۔ گیارہوین یہ کہ سب زبانین سمجھتے تھے اور سب زبانون مین باتین کرتے تھے۔ بارھوین حضرت کی ریشِ مبارک مین چودہ سفید بال تھے جو مانند آفتاب چمکتے تھے۔ تیرھوین یہ کہ مُہرِ نبوت جو پشتِ مبارک پر نقش تھی۔ اُس کا نور آفتاب سے زیادہ تھا۔ چودھوین یہ کہ انگشتانِ مبارک سے اِس قدر پانی جاری ہوا کہ ایک جماعتِ کثیر سیراب ہوگئی۔ پندرھوین یہ کہ اُنگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کئے۔ سولھوین یہ کہ سنگریزے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح خدا کرتے تھے۔ اور لوگ اُس کو سنتے تھے۔ سترھوین یہ کہ جس چوپایہ پر حضرت سوار ہوتے تھے وہ مطیع ہوجاتا تھا اور شرارت نہین کرتا تھا اٹھارھوین یہ کہ حضرت ختنہ کئے ہوئے اور ناف بُریدہ اور سب آلایش وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے اور وقتِ ولادت پاؤن کی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے۔ تو ایک خوشبو مشک سے بہتر پیدا ہوئی۔ اس نے تمام جہان کو معطر کیا۔ پھر حضرت نے مُنہ کعبہ کی طرف کرکے سجدہ کیا۔ اور جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے۔ اور وحدانیتِ خدا اور اپنی رسالت کا اقرار فرمایا۔ پھر حضرت سے ایک نور بلند ہوا کہ اُس نے مشرق و مغرب عالم کو روشن کردیا۔ اُنیسوین یہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے۔ بیسوین

یہ کہ جو فضلہ حضرت سے جدا ہوتا تھا اُس سے بوے مشک آتی تھی۔ اور کوئی اُس کو نہ دیکھتا تھا۔ بلکہ زمین مامور تھی کہ اُس کو نگل جائے۔ اکیسوین یہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا۔ بائیسوین یہ کہ تمام مخلوقات حضرت کی حرمت و تعظیم کرتی تھی۔ اور جس پتھر اور درخت کی طرف سے گذرتے تھے وہ حضرت کی تعظیم کے لئے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا تیئیسوین یہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم محسوس نہ ہوتا تھا۔ اور جب زمین سخت پر چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاؤن کا بن جاتا تھا۔ چوبیسوین یہ کہ خدا نے حضرت کی طرف سے ایک ہیبت لوگون کے دلون مین ڈال دی تھی کہ باوجود ایسی تواضع اور شگفتگی اور شفقت و رحمت کے کوئی فرد بشر روئے مبارک پر اچھی طرح نظر نہ کرسکتا تھا اور جو کافر و منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خود بخود کانپنے لگتا تھا۔ اور دو ماہ کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے تھے حضرت اُن سے پہلے اُن کی حاجت کو بیان کردیتے تھے۔ اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین آتا تھا جو معجزہ سے خالی ہو۔ جو شخص کہ تفصیل ان معجزون کی چاہے کتاب حیات القلوب کی دوسری جلد کی طرف رجوع کرے۔

ہر نبیؐ کے باپ دادا بھی مسلمان ہوتے ہین۔ کسی نبی سے کوئی گناہِ کبیرہ اور صغیرہ عمداً و سہواً تمام عمر مین بھی نہین ہوتا۔ نبیؐ بُرا پیشہ بھی نہین کرتے اور اُن کو ایسا کوئی مرض نہین ہوتا جس سے لوگ نفرت کرین۔ مثل برص یا جذام یا کوڑھ وغیرہ کے۔

پیغمبرؐ اور نبیؐ خدا کے نائب ہوتے ہین۔ خدا نے پیغمبرون اور امامون کو ظاہر

ہین آدمیون کی صورت مین بھیجا ہے۔ باطن مین یہ سب نورِ خدا ہین۔ یہ بھی ہم پہ
خدا کی بڑی مہربانی ہے کہ نبیون اور امامون کو انسانون کا ہمشکل بنایا کہ ہم
اُن سے مانوس ہون اور اُن کا کلام سمجھین۔

چوتھا باب ۔ امامت

نبوت کے بعد امامت کا اعتقاد رکھنا ہر ایک شخص پر واجب ہے۔ اس کا
مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد اُن ہی حضرت کی حدیث
کے موافق بارہ[۱۲] امام نائبِ رسُول حکمِ خدا سے مثل رسول ایک دوسرے کے بعد
نیابتِ نبیؐ سے خلقِ خدا کے حاکم ہین۔

ہمارے پہلے امام حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہین
جو بیٹے حضرت ابو طالب کے ہین اور چچازاد بھائی حضرت رسُول کے اور شوہر جناب
فاطمہؑ زہرا شفیعۂ محشر کے اور وصی اور جانشین حکمِ خدا سے رسُول برحق کے ہین اور
مختار کار خدا اور رسُول کے ہین اور امام اور پیشوا کُل مؤمنوں کے ہین جو بزرگیان
اور فضیلتین خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو عطا فرمائی ہین وہ سب اُس جناب کی نیابت
سے جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بھی سوائے نبوت کے عطا فرمائی ہین اور
جیسا کہ حکم رسُول مقبول کا تھا بعد آنحضرت کے ویسا ہی حکم شیرِ خدا وزیر محمد مصطفےٰ
اور دوسرے امامون کا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام حسن علیہ السلام
اُنھین صفات [illegible] دوسرے امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے چھوٹے

بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام تیسرے امام ہین جو اپنے نانا رسُول خدا کے دین کی حمایت کے واسطے مع اپنے عزیزون اور رفیقون کے تین دن کے بھوکے پیاسے یزید پلید پسرِ معاویہ کے ظلم سے کربلائی معلّی مین شہید ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام زین العابدینؑ چوتھے امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد باقرؑ پانچوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام جعفر صادقؑ چھٹے امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام موسیٰ کاظم ساتوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے غریب الغربا حضرت امام رضاؑ آٹھوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد تقیؑ نوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام علی نقیؑ دسوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام حسن عسکریؑ گیارھوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد مہدیؑ صاحب العصر والزمان ہمنامِ رسُولِ انام بارھوین امام ہین۔

حضرت امام محمد مہدیؑ مثل حضرت خضرؑ اور ادریسؑ اور عیسیٰ مسیحؑ اور الیاسؑ ہماری نظرون سے غائب اور زندہ ہین۔ جب عالم ظلم اور کُفر کی باتون سے بھر جائیگا اور حق و باطل مین کوئی کچھ تمیز نہ کرسکیگا اور دجّال ملعون بھی خروج کرکے اپنے مکر و جادو سے بہت سے لوگون کو راہِ حق سے پھیر چُکیگا تو اُس وقت حکم آلٰہی سے وہ حضرت ظاہر ہونگے۔ اُس وقت مومن خاص اور کافر مطلق زندہ کئے جائینگے، مظلوم اور ظالم ہر ایک اپنی اپنی داد اور سزا کو پہنچیگا۔ تمام دنیا مین ایک مذہب ہو جائیگا۔ حضرت تمام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چوتھے آسمان سے خانۂ کعبہ مین نازل ہونگے اور حضرت کے پیچھے نماز پڑھینگے اور

حضرت امام حسین علیہ السلام حکمِ خدا سے پھر زندہ ہونگے اور منتقم حقیقی حضرت کے روبرو دشمنون سے دنیا مین بھی سب کو زندہ کر کے انتقام لیگا۔ اور اسی کو رجعت اور قیامتِ صغریٰ کہتے ہین۔ اور مذہب امامیہ مین اقرار کرنا رجعت کا ضروری ہے۔

جس طرح پیغمبر اوّلِ عمر سے آخرِ عمر تک گناہ کبیرہ و صغیرہ سے پاک ہین اسی طرح امام بھی پیغمبرون کی طرح معصوم اور گناہون سے بَری ہین۔ امامون کے باپ دادا بھی مسلمان ہوتے آئے ہین۔ پیغمبر اور رسول اور نبی خدا کے نائب کو کہتے ہین۔ وصی اور خلیفہ اور جانشین پیغمبر کے نائب کو کہتے ہین۔

پیغمبرون کے پاس حضرت جبرئیلؑ جو فرشتہ مقرب ہین خدا کا حکم لیکر آتے ہین۔ جس کو وحی کہتے ہین۔ وحی لیکر جبرئیل علیہ السلام کا آنا مخصوص پیغمبرون کے واسطے ہے۔ ضرورت کے وقت انبیا کی طرح امام بھی معجزہ دکھاتے ہین۔ جب کوئی پیغمبر یا امام ہونے کا دعویٰ کرے تو چاہئے کہ اپنے سچے ہونے اور لوگون کو یقین دلانے کے واسطے کوئی ایسی بات دکھائے جو کسی سے نہ ہو سکے مثلاً عصا کا اژدہا ہو جانا حضرت موسیٰ کا معجزہ ہے۔ مبروص کو اچھا کرنا اور مُردہ کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰ کا معجزہ ہے۔ اور معجزۂ شق القمر یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور واقعات معراج اور عبارتِ قرآن کا ایسا فصیح ہونا کہ ہر ایک فصیح و بلیغ اس کی ایک سُورت کے جواب سے عاجز رہا۔ یہ معجزے ہمارے نبیؐ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اسی طرح حضرت کی گھائیون سے پانی کا جاری ہونا اور ایک بکری کے بچہ اور پونے تین سیر جَو کی روٹی سے خندق کی لڑائی مین جابر کی دعوت کے دن ہزارون آدمیون کو سیر کرنا وغیرہ بہت سے معجزے ہین۔

اماموں کے معجزات جیسے جناب امیر علیہ السلام کا جنگِ صفین مین چشمہ پوشیدہ کا بتانا اور کئی ہزار من کا پتھر اُس پر سے اُٹھا کر تمام لشکر کو پانی پلانا۔ اور نکلنا آفتاب کا نماز جناب امیر کے لئے۔ خانۂ کعبہ مین حجرِ اسود کا گواہی دینا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت پر۔ اور اس قسم کے بہت سے معجزے ہین۔ حجرِ اسود ایک پتھر ہے جس کو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام بہشت سے لائے تھے وہ خانۂ کعبہ مین لگا ہے۔ پس معجزہ سوائے پیغمبر اور امام کسی سے نہین ہو سکتا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ فرشتے امام اور پیغمبر کے خدمت گزار ہین۔

پانچوان باب۔ معاد

دین کی پانچوین جز معاد ہے۔ معاد کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ پھر زندہ ہونگے۔ اُن کے اعمال کا حساب ہوگا۔ جو لوگ بہشت کے مستحق ہونگے وہ بہشت مین داخل ہونگے اور جو دوزخ مین جانے کے مستحق ہونگے وہ دوزخ مین داخل ہونگے

پہلی فصل قیامتِ کبریٰ

جب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی امامت کا زمانہ ختم ہو جائیگا۔ تو حضرت کو بھی لوگ ظلم سے شہید کرینگے۔ اور اپنے اجداد امجاد کی طرح حضرت بھی شہادت سے مشرف ہونگے۔ پھر تو تمام عالم ظلم اور امورِ باطل سے بھر جائیگا۔ عتابِ خدا سے گرانی غلہ ظاہر ہوگی اور قحط سالی رہیگی۔ دریا جھیل تالابون اور کنوؤن کا پانی سوکھ جائیگا

زمین پر کوئی درخت ہرا نہ دکھائی دیگا۔ آندھی اور زلزلے کثرت سے آئینگے۔ سورج گہن اور چاند گہن کثرت سے ہونگے۔ اور سدِ سکندری ٹوٹ جائیگی۔ یاجوج ماجوج مع اپنی قوم کے دنیا مین پھیل جائینگے۔ اور ہر طرح کی ایذا سب کو دینگے اور نگل جائینگے۔ آفتاب مغرب کی طرف سے نکلنے لگیگا۔ دن کو تارے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرینگے۔ ماہتاب بھی دن کو نکلیگا۔ اور ایسی ہولِ قیامت ہوگی کہ سب آدمی بیخود ہونگے۔ اپنا کھانا پانی بھول جائینگے۔ اور ایسی شدت سے ہوا چلیگی کہ چلتے وقت کسی کو زمین پر قرار نہ رہیگا۔ آدمی مانند پرندون کے اُڑتے پھرینگے۔ پھر آفتاب۔ ماہتاب اور سب ستارے بے نور ہوجائینگے اور پہاڑ اور زمین کسی کو قرار نہ رہیگا۔ آخرکار اسرافیل کو جو ایک فرشتہ مقرب ہے اور صُورِ حشر لئے ہر وقت منتظرِ حکم رہتا ہے اُسے حکم ہوگا کہ اب صور کو پھونک۔ پہلی پھونک سے زمین و آسمان ہل ہل کر آپس مین ٹکرانے لگینگے۔ اور پہاڑ پُرزے پُرزے ہو کر ہوا مین دُھنکی ہوئی روئی کی طرح اُڑتے پھرینگے۔ پھر زمین آسمان اور جو جو اُن کے بیچ مین ہین۔ جاندار اور غیر جاندار فرشتے جن وانس پہاڑ ندیا جنگل صحرا کوئی زندہ اور باقی نہ رہیگا۔ پھر اسرافیل بھی حکم خدا سے مر جائینگے۔ جب کوئی نہ رہیگا تو اس وقت خداوند جبار باوازِ بلند ارشاد فرمائیگا کہ آج کے دن بادشاہی کس کے لئے مخصوص ہے۔ جب کوئی جواب نہ دیگا تو پھر خود جواب مین ارشاد ہوگا کہ خدائے یگانہ و قہار کے لئے ہے۔ مین نے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام کو مار ڈالا۔ مین ہون خداوند یکتا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین رکھتا اور مین نے دستِ قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا۔ اور مین نے اُنھین اپنی مشیت سے مار ڈالا اور اُن کو پھر اپنی قدرت سے زندہ کرونگا

پھر خداوندِ جبار اپنی قدرت سے صُور مین پھونکیگا تو پھر سب چیزین یعنی زمین آسمان اور جو جو اُن کے بیچ مین تھا عرش کرسی فرشتے جن و انس پہاڑ دریا جنگل صحرا ہر ایک جاندار اور غیر جاندار سب اُسی طرح موجود ہو جائینگے۔ کسی کی صورت بدلی ہوئی نہ ہوگی۔ اور جو جو خاک ہو گئے ہونگے اُن کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے دوبارہ زندہ کریگا۔ پھر میدانِ حشر مین بُلائے جائینگے اور وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور آفتاب اُسی دن سوا نیزے پر آجائیگا۔ اور سب برہنہ ہونگے اور گرمی کی شدت سے سب کی زبانین پیاس کے سبب سے ہونٹون سے باہر نکلی ہوئی ہونگی۔ اور پسینہ سب کے بدن سے مثل پرنالون کے جاری ہوگا۔ اوپر تو آفتاب کی گرمی ہوگی اور نیچے سے زمین آفتاب کے قریب ہو جانے کی وجہ سے تانبے کے مانند سُرخ ہو جائیگی۔ یہ خبر دیکر آنحضرت بہت روئے تھے۔ ہم کو بھی اُس روزِ پُر خوف کا خیال رکھنا چاہیئے اور اپنے خدا سے اُس دن کی تکلیف سے پناہ مانگنی چاہیئے۔

دوسری فصل۔ میزان

میزان کا بیان قرآن مجید مین اکثر مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ سورۂ اعراف مین خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ وزن یعنی اعمال کا تولا جانا قیامت مین حق ہے۔ اور سورۂ مؤمن اور سورۂ قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہے۔ پس اصل میزان مین کوئی شک نہین۔ اور اُس کا بالکل انکار کرنا کفر ہے۔ لیکن اس کے معنی مین اختلاف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوندِ عالم ہر

شخص کے اعمالِ نیک و بد کا اندازہ کر کے جزا و سزا دیگا۔

تیسری فصل۔ حساب۔ نامۂ اعمال، جزائی اعمال

ابن بابویہ اور شیخ طوسی بسند ہائی معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کریگا۔ جب تک کہ اُس سے چار خصلتون کا سوال نہ کیا جائیگا۔ ایک تو اُس کی عمر کا کہ کس چیز مین اُس کو فنا کیا۔ دوسرے اُس کے جسم اور جوانی کا کہ کس چیز مین اُس کو کہنہ کیا۔ تیسرے اس کے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس کس چیز مین خرچ کیا۔ آیا حلال مین خرچ کیا یا حرام مین اُٹھایا۔ چوتھا سوال اہل بیت کی محبت کا۔ ابنِ بابویہ سے روایت ہے۔ خلاصۂ روایت یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ دو مؤمن بندون کو حساب کے لئے ٹھہرائیگا کہ وہ دونوں اہلِ بہشت سے ہونگے۔ ایک فقیر ہوگا اور دوسرا امیر۔ فقیر کہیگا کہ پروردگار تونے مجھ کو کس لئے ٹھہرایا ہے۔ قسم کھاتا ہون تیری عزت کی کہ تو خوب جانتا ہے کہ میرے پاس کوئی حکومت نہ تھی کہ مین اُس مین عدالت کرتا اور نہ مجھ کو تونے کوئی مال زیادہ دیا تھا کہ اس مین حق تیرا واجب ہوتا۔ مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت کے عنایت کی تھی۔ پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ اِسے چھوڑ دو تاکہ داخلِ بہشت ہو اور دوسرا یعنی امیر عرصۂ محشر مین اتنی دیر تک کھڑا کیا جائیگا کہ اُس کے جسم سے اس قدر پسینہ جاری ہوگا کہ اگر اُس پسینہ کو چالیس اونٹ پئین تو وہ پسینہ اُن کو کافی ہو۔ یہان تک کہ ہر واجب حلال کا جواب دے شیخ

طوسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ یعنی کان آنکھ دل سے سوال کیا جائیگا۔ غرض ہر عضو سے حرام حلال کا حساب ہوگا۔ اور نامۂ اعمال ہر آدمی کے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ عمل نیک دہنے ہاتھ مین اور عملِ بد بائین ہاتھ مین دیا جائیگا۔ اور نامۂ اعمال اُس کو کہتے ہین۔ جو آدمی کی حیات مین کراماً کاتبین عملِ نیک و بد لکھتے ہین۔ اور کراماً کاتبین دو فرشتے ہین جو حق تعالیٰ کی طرف سے ہر آدمی پر مقرر ہین جو اچھا یا بُرا کام آدمی اپنی حیات مین شب و روز کرتا ہے وہ اس کو لکھتے جاتے ہین۔ حلال و حرام کا سب حساب کرکے حق تعالیٰ مطیع کو عاصی سے جدا کریگا۔ ہر ظالم اور مظلوم اِسی جسم سے اپنی اپنی سزا و جزا کو پہنچینگے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام بھی اپنی دادرسی کو زیرِ عرش سامنے خالق عادل کے حاضر ہونگی۔ اُس وقت دریائے غضبِ الٰہی جوش مین آئیگا اور قاتلانِ حسینؑ اور تمام دشمنانِ اہل بیت سب گناہ گارون سے پہلے اُس دوزخ مین ڈالے جائینگے جس مین سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک جو دوزخ کا مستحق ہوگا دوزخ مین سرنگون ڈالا جائیگا۔ اور چہاردہ معصومؑ سب اپنے شیعون کو خدا سے بخشوا کر داخل بہشت کرینگے پھر دوزخی ہمیشہ دوزخ مین اور بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے۔

چوتھی فصل۔ صراط اور دوزخ

صراط پر سے سب کو چلنا ہوگا۔ وہ ایک راہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے

کہین تیز جہنم پر سے ہو کر حوضِ کوثر کی طرف گئی ہے۔ وہ جو چہاردہ معصوم کے دوست ہین اس پر سے بآسانی گذر جائینگے اور جو اُن کے دشمن ہین وہ سب اس پر سے کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے اور دوزخ کے شرارے گناہ گارون کی طرف آسمان کی برابر اُڑتے ہونگے۔ خدا نے گناہ گارون کی سزا کے واسطے سات دوزخ پیدا کئے ہین۔ ایک کی گرمی اور آگ دوسرے سے بڑھکر ہے۔ دوزخیون کو پیپ لہو وغیرہ پینے کے واسطے ملینگے۔ جن کے دریا دوزخ مین بہتے ہین اور اُس مین آگ کی زنجیرین اور طوق اور سانپ اور بچھو گناہ گارون کی سزا کے لئے عادلِ حقیقی نے بنائے ہین۔ غرض یہ کہ ہر ایک طرح کے عذاب گناہگارون کو جہنم مین دئے جائینگے۔ معاذ اللہ! ارحم الراحمین۔ سب شیعیان اہلبیت اطہار کو بحق حرمت چہاردہ معصومؑ عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھے۔

پانچوین فصل۔ حوضِ کوثر

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوثر بہشت کی ایک نہر ہے۔ پروردگار نے میرے لئے اُس نہر پر خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور وہ نہر مخصوص میرے لئے ہے۔ یہی حوضِ کوثر ہے جس پر میری اُمت بروز قیامت وارد ہو گی۔ اور ایک جماعت کو میری اُمت سے میرے سامنے سے کھینچ کر لیجائینگے۔ مین کہون گا پروردگار یہ میری اُمت سے ہین۔ جواب ملیگا کہ تم نہین جانتے۔ یہ دشمن ہین تمہاری اولاد کے۔ کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ سورۂ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ مین کوثر سے مُراد حوضِ

کوثر ہے۔ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ خدا نے کوثر جو آپ کو عطا کیا ہے وہ کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے۔ بہشت مین شیر سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین مسکہ سے زیادہ نرم اور عنبر سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور آب کوثر چشمۂ تسنیم بہشت سے نکلتا ہے۔ اور بہشت کی تمام نہرون پر سے جاری ہوتا ہے۔ اور کنارے اس کے یاقوت اور موتی کے ہین اور اس کے گرد جواہرہائے رنگارنگ کے پیالے موافق عددِ ستارہائی آسمان رکھے ہین۔ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل مین ہماری مصیبت کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے وہ شخص مرنے کے وقت فرحناک ہوتا ہے۔ اور وہ فرحت اس سے زائل نہین ہوتی۔ وہ حوضِ کوثر پر ہم سے ملاقات کریگا۔ جو شخص حوضِ کوثر سے ایک بار سیراب ہوگا پھر وہ پیاس کی تکلیف مین مبتلا نہ ہوگا۔ اور حوضِ کوثر پر امیر المؤمنین علیہ السلام مؤکل ہین۔ اُن کے دستِ مبارک مین چوبِ طوبیٰ کا عصا ہوگا کہ دشمنون کو اُس عصا سے ہٹائینگے دشمنِ اہلبیت قریب نہ آسکینگے اور اذیت تشنگی مین داخلِ دوزخ ہونگے اور سب شیعیانِ اہلبیت حوضِ کوثر سے سیراب ہوکر داخلِ بہشت ہونگے۔

چھٹی فصل۔ بہشت

جس طرح آیات اور احادیث مین آیا ہے اُسی طرح بہشت اور دوزخ کا ماننا بھی واجب ہے اور ضروریات دین اسلام سے ہے۔ جو شخص اُن کا اعتقاد نہ رکھے وہ کافر ہے۔ حق تعالیٰ قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِی

وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ط یعنی صفت اُس بہشت کی جس کا وعدہ پرہیزگارون سے ہے یہ ہے کہ اُس مین نہرین ایسے پانی کی ہین جس مین بُو نہین - اور ایسے دودھ کی نہرین ہین جس کا ذائقہ نہین بدلا اور پاک شراب کی نہرین ہین کہ اُس مین پینے والون کو لذت ہے اور اُس مین نہرین ہین شہد صاف کی اور اُس مین میوے ہین ہر طرح کے اور اس کے علاوہ اُن کے پروردگار کی طرف سے گناہون کی مغفرت بھی ہے -

بہشتی میوے دنیا کے میوون سے ہزارون حصے زیادہ مزیدار ہین اور پتے درختون کے زمرد سبز سے بھی زیادہ سبز اور آبدار ہین - اور جو سُرخ پھل ہین وہ لعل بدخشانی اور یاقوت رُمانی سے کہین زیادہ سرخ اور آبدار ہین اور جو زرد پھل ہین - وہ پکھراج سے زیادہ زرد اور آبدار ہین - اور جو میوے نیلے رنگ کے ہین وہ نیلم سے زیادہ رنگین اور آبدار ہین اور جو سفید پھل ہین وہ موتی سے زیادہ سفید اور آبدار ہین - اور دودھ شہد اور پانی وغیرہ کی جو نہرین ہین وہ گلاب کیوڑے سے ہزارون حصے زیادہ خوشبودار ہین - اور میوے بہشت کے ہمیشہ درختون مین پھلے رہتے ہین - اُن کی کوئی فصل خاص مقرر نہین - بہشت کے درختون کی شاخین مونگے سے کہین زیادہ سرخ فام ہین - اور زمین بہشت کے باغون کی مشک اور عنبر کی بنی ہوئی ہے - بہشت مین کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی - جس کا جس میوے کو دل چاہیگا تو خیال کے ساتھ

ہی فوراً وہ میوہ اُس کے پاس آجائیگا۔ اور جس درخت سے کوئی میوہ کھائیگا
قدرتِ خدا سے اُسی وقت اُس مین دوسرا مزہ پیدا ہوجائیگا۔ اور بہشتی
جس چیز کی خواہش کرینگے وہ فوراً موجود ہوجائیگی۔ اور بہشت مین خدا
نے اپنے فرمانبردار بندون کی خدمت کے واسطے حورین آفتاب و مہتاب سے
بھی زیادہ نورانی پیدا کی ہین زیادتی حُسن سے اُن کے حُسن پر نظر کام نہ
کریگی۔ اور اُن کے جسم آئینہ صاف سے بھی کہین زیادہ صاف اور روشن
ہین۔ حورون کے علاوہ حق تعالیٰ نے بہشت مین مومنون کی خدمت کے
واسطے غلمان بھی پیدا کئے ہین۔ اُن کے حُسن اور خوبی کا بیان بھی بشر کی
زبان سے ادا ہونا ممکن نہین۔ غرض یہ کہ بہشت کی صفت بشر کے بیان
سے باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آٹھ بہشت بنائے ہین اور ایک سے ایک خوبی و
لطافت مین زیادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب شیعیانِ اہلِ بیت کیواسطے
ہین موافق آیہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اس واسطے کہ جو شیعہ ہین وہ
اہلِ بیتؑ کو دل سے دوست رکھتے ہین۔ اور انھین کو اپنا شافعِ محشر سمجھتے
ہین اور اُن کے مرتبون مین زیادتی یا کمی نہین کرتے یعنی خدا کو خدا کی صفات
مین اور پیغمبر کو پیغمبر کے مراتب مین جانتے ہین اور بعد پیغمبر کے بارہ امامون
کو اپنی ہدایت کے واسطے بلا فاصلہ جانشین پیغمبر اور نائب خدا و رسول مانتے
ہین اور اُنھین کے حکم کی پیروی کرتے ہین۔ وہی ابرار یعنی نیک ہین۔ یہ
لوگ جو خدا کی طرف رغبت کرنے والے اور خدا اور ائمہ سے اُنس رکھنے والے

ہین۔ جب داخل بہشت ہونگے تو کشتیون مین بیٹھکر آب صاف کی نہرون مین سیر کرینگے۔ اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جس چیز سے ان کشتیون کو حرکت دینگے وہ موتیون کی ہوگی اور پوشاکین نور پروردگار سے ہونگی۔

روایت مین وارد ہوا ہے کہ زنان اہل بہشت آپس مین ہاتھ پکڑکر ایسی خوش آوازی سے کہینگی کہ ہم ہین راضیات ہم ہین اقامت کرنے والے کہ ہرگز حرکت نہین کرتے اور ہم حورین اپنے شوہرون کی دوست ہین۔ جب یہ باتین زنان دنیا سُنینگی تو جواب مین کہینگی۔ ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تمنے نماز نہین پڑھی۔ ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تمنے روزہ نہین رکھا۔ ہم ہین وضو کرنے والے اور تم نے وضو نہین کیا۔ ہم ہین تصدق کرنے والے اور تم نے تصدق نہین کیا۔ اس وقت زنان دنیا اُن پر غالب ہوجائینگی۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حلقہ بہشت کے دروازہ کا یاقوت سرخ کا ہے اور سونے کے تختون پر لٹکتا ہے۔ جب وہ حلقہ تختہ پر پڑتا ہے تو یا علی کی صدا دیتا ہے۔ اور طوبیٰ بہشت مین ایک درخت ہے کہ جڑ اُس کی حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام کے دولت سرا مین ہے اور ہر شیعہ کے قصر مین ایک ایک شاخ پہنچتی ہے اور خدانے طوبیٰ مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کو عطا فرمایا ہے اور اُس کو علی ابن ابی طالب کے دولت سرا مین قرار دیا ہے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ ائمہ کے دوستون سے فرماتا ہے کہ داخل ہو تم بہشت مین۔ میری رحمت سے اور نجات پاؤ تم آگ سے بسبب میرے عفو کے تقسیم کرلو بہشت کو درمیان اپنے موافق اپنے اپنے عمل کے۔ قسم ہے اپنی عزت کی جب تم داخل بہشت

ہوگئے تو قد تمھارا مثل قد آدم ہوگا۔ اور جوانی تمھاری مثل حضرت عیسیٰ کے ہوگی۔ اور زبان تمھاری مثل زبان محمد مصطفےٰ ہوگی۔ تمھارا حسن و جمال مثل حضرت یوسف کے ہوگا۔ اور نور تمھارے چہرون سے چمکتا ہوگا۔ خدانے فرمایا ہے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ یعنی یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے تارون سے بنے ہوئے تختون پر بیٹھے ہونگے اور اُن تختون پر موافق ساٹھ غُرفون کے تلے اوپر فرش ہونگے۔ اور یہی معنی ہین۔ قول حق تعالیٰ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ کے۔ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین ایک درخت ہے۔ خدا ہواؤن کو حکم دیگا کہ چلین۔ پس اُس درخت سے انواع واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اُس خوبی کے ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز نہ سُنا ہوگا۔ اور یہ عوض ہے اُن لوگون کے لئے جنھون نے دنیا مین خوفِ خدا سے غنا کا سننا ترک کیا تھا۔ فرمایا رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت کے دروازہ پر دو ہزار سال قبل خلقت آسمان وزمین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ لکھا ہے پس جو لوگ ایمان با اعتقاد رکھتے ہین وہ سب داخل بہشت ہونگے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص وحدانیت خدا رجعت معراج سوال نکیرین حوض کوثر شفاعت بہشت و دوزخ صراط میزان بعث ونشور جزا اور حساب پر ایمان لائے وہ شخص سچا مومن اور ہم اہلبیت کے شیعون مین سے ہے۔

ساتوین فصل۔ موت اور اسکے متعلقات

موت کی بابت جو احادیث حق الیقین مین منقول ہین یہان اُنکا خلاصہ لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کے موت ہے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کسی مخلوق کے لئے حیاتِ ابدی نہین ہے۔ خدا نے حضرت عزرائیل کو جو ملک الموت ہین قبضِ ارواح کے لئے معین فرمایا ہے اور دوسرے فرشتون کو اُن کا فرمانبردار کیا ہے کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور احادیث معراج مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمانِ اوّل پر دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ تم آنِ واحد مین کس طرح بہت سی روحون کو قبض کرتے ہو حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین اور بعض مغرب مین ہین۔ اُنھون نے عرض کیا کہ تمام دنیا میرے سامنے مثل ایک کاسہ کے ہے۔ جس طرح بندگانِ خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو وہ جس طرف سے چاہین ہاتھ بڑھا کر لقمہ اٹھا لین۔ اور جو چیزین اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوئی ہین اُن کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے مثلاً سکراتِ موت۔ جان کنی کی شدت اور کیفیات موت اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وقت قبض روح۔ مومن کو بشارت دینا اور آسانی مرگ کے لئے تشریف لانا۔ اور کافرون اور منافقون کو شدت اور صعوبت مرگ کی خبر دینے کو آنا۔

احادیثِ معتبرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب وقت وفات مومن آتا ہے تو خدا دو ہوائین اُس کے لئے بھیجتا ہے۔ ایک ہوا کا نام منسیہ ہے اور دوسری کا نام سخیہ ہے۔ پس منسیہ اہل و مال

کا خیال بھلا دیتی ہے اور سنخیہ اُسے جان دینے پر راضی کرتی ہے۔ اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے آتے ہین تو کہتے ہین کہ اے دوستِ خدا جزع نہ کر۔ قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا مین تجھ پر تیرے پدر و مادر سے زیادہ مہربان اور شفیق ہون۔ اپنی آنکھین کھول اور دیکھ۔ پس اُس شخص کو جنابِ رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیرالمؤمنین اور جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ اور باقی ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین۔ اور اُس وقت عزرائیلؑ کہتے ہین کہ یہ رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے ائمہ ہین کہ تو اُن کا رفیق ہو گا۔ پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے۔ اور مُنادی اُس کو خدا کی طرف سے آواز دیتا ہے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی اِس آیہ کے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ " اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کی طرف سے اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی ولایت سے اور یہ سب ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون یعنی محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کے ساتھ میری بہشت مین " اس وقت کوئی چیز اس میت کو اس امر سے بہتر معلوم نہین ہوتی کہ روح اُس کی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہو جائے۔

آٹھوین فصل۔ برزخ اور عذابِ قبر

عالمِ برزخ اور اُس کے ثواب و عقاب کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہے اور بدن سے جدا ہونے کے بعد روح کے باقی رہنے اور منکر و نکیر کے قبر مین سوال کرنے کی تصدیق بھی ضرور ہے۔ برزخ موت سے قیامت تک کی مُدت کو کہتے ہین اور جب میت کو دفن کرتے ہین تو سوال کے لئے دو فرشتے آتے ہین خدا سر سے کمر تک روح کو بدن مین داخل فرماتا ہے۔ اِن فرشتون مین ایک منکر اور دوسرا نکیر ہے۔ بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ وہ مؤمنون کے لئے مُبشر اور بشیر بنکر آتے ہین۔ یعنی بشارت دینے والے۔ کیونکہ وہ مؤمنون کیلئے خوبصورت ہو کر آتے ہین اور اُن کو جنت کی نعمتون کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہین۔ بسندِ معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب مؤمن کی میت کو اُس کے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اُس کی مشایعت کرتے ہین اور اُس پر اژدہام کرتے ہین یہان تک کہ اُس میت کو قبر تک پہنچاتے ہین۔ اور جب مُردہ اپنی قبر مین پہنچتا ہے تو زمین اُس سے کہتی ہے۔ مرحبا۔ خوش آمدی۔ تو اپنے اہل کی طرف آیا ہے۔ قسم خدا کی مین دوست رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھ پر راہ چلے۔ تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا کرتی ہون۔ بعد اُس کے قبر اُس کی وسیع و کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک کہ نگاہ کام کرے۔ اور اُس کی قبر مین دو فرشتے داخل ہوتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ اگر میت کہے کہ میرا پروردگار خدا ہے تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا دین کیا ہے؟ اگر میت کہے کہ میرا دین اسلام ہے تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا پیغمبر کون ہے؟ اگر میت

جواب دیتی ہے کہ میرے پیغمبر محمدؐ ہین تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا امام کون ہے؟
اگر میت جواب دیتی ہے کہ میرے امام علیؑ ابن ابی طالب ہین اور اِسی طرح
اُن کے بعد گیارہ اماموں کا اقرار میت کرتی ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا
ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا اے فرشتو! بہشت کے فرش اُس کی قبر مین
بچھا دو اور ایک دروازہ بہشت کا اُس کی قبر مین کھول دو۔ اور بہشتی لباس
اُس کو پہناؤ۔ یہان تک کہ ہمارے پاس آئے۔ پس اُس سے فرشتے کہتے
ہین۔ تو اس طرح آرام کر جیسے دولھا آرام کرتا ہے۔ ایسی نیند سو کہ جس مین
خواب پریشان نہ ہو۔ خدا ہر مسلمان کو دین حق پر دنیا سے اُٹھایے تاکہ اُس
کا کام انجام بخیر ہو اور آرام قبر حاصل ہو۔

مؤمن قبر مین بڑی راحت سے قیامت تک رہتا ہے۔ اور باغ خلد کی
ہوا کھایا کرتا ہے اور اس کی احوال پُرسی کو فرشتے اچھی اچھی صورتون کے
ساتھ اُس کی قبر مین آتے ہین تاکہ خوف زدہ نہ ہو۔ اگر میت نے نکیرین کے
سوالات مین سے کسی ایک سوال کے جواب مین بھی فرق کیا تو اُس کو گرزِ
آتشین مارتے ہین۔ اور عذاب کے سانپ بچھو اور ہزارون طرح کے عذاب
اُس کی قبر مین بھر دیتے ہین۔

عذاب قیامت سے پہلے عذاب قبر ہے اور کوئی شخص ایسا نہین کہ جس
سے نکیرین سوال نہ کرتے ہون۔ ہر مؤمن کو چاہیے کہ عقائد کے ساتھ ان سب
باتون کا اقرار کرے۔ اللہ واحد اور برحق ہے اور سب اُمورات دینی و موت
وحیات اور آدمی جانور زمین اور آسمانون کا بنانے والا اور خالق وہی ہے

اس کی قدرت سے کوئی امر باہر نہیں اور جتنے نبی حضرت آدمؑ سے تا حضرت
محمدؐ ہوئے اور اُن کے وصی اور جو کتابیں خدا نے اُنھیں دی ہیں اور اُن
کے معجزات سب برحق ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں
سے افضل ہیں اور پیغمبر آخرالزمان ہیں اور اُن کے بارہ وصی یعنی امام حضرت
علی ابن ابی طالب سے تا مہدی ہادی صاحب العصر والزمان علیہم السلام
سب برحق ہیں اور بارھویں امام دشمنوں کے خوف سے بمصلحت الٰہی
زندہ اور غائب ہیں۔ اور ملائکہ اور قیامت کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے
فروع دین یعنی نماز روزہ زکوٰۃ خمس حج جہاد جو اپنی اپنی شرائط کے ساتھ
واجب ہیں اُن کا ادا کرنا بھی ضروری ہے غرضکہ جو شخص حلال و حرام کو
تسلیم کرے اور فرمان خدا و رسول کی اطاعت کرے وہ ایماندار ہے اور
صرف یوں ہی زبان سے لاالہ الا اللہ کہدینے سے آدمی ایماندار نہیں
ہوتا کیونکہ اکثر کافر کے منہ سے بھی تو کلمۂ طیبہ لاالہ الا اللہ نکل جاتا ہے تو کیا
وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ صرف رسمی مسلمان ہونا کافی نہیں
ایمان کی شان یہ ہے کہ انسان ضروریات اسلام کا زبان سے اقرار کرے او
دل سے تصدیق کرے اور اعمال کو اعضائے بدن سے ادا کرے۔ مثلاً غسل
وضو تیمم نیت وغیرہ اعضائے بدن کے فرائض ہیں۔ اسی طرح قیام، قعود
رکوع سجود تلاوت وغیرہ تمام بدن اور اعضائے بدن پر واجب ہیں۔ اور
روز قیامت ہر ایک عضو بدن انسان سے واجب حلال اور حرام کا سوال
ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی واجب کو ترک کرے تو ایمان سے باہر ہو جاتا ہے۔

وہ مؤمن نہین کہلائیگا۔ ہان اُس کو مسلمان کہینگے۔ اور اگر کوئی شخص کسی واجب کو ترک بھی کرے اور ترک کرنے کو حلال بھی جانے تو وہ مسلمان بھی نہین رہ سکتا۔ ہم کو چاہئے کہ کلمۂ طیبہ کو صحیح مخرج کے ساتھ پڑھین اور اس کے مطالب کو بھی سمجھین۔

اُصولِ دین مین جو چیزین نہایت ضروری ہین اور جن کا اعتقاد رکھنا ہر ایک مؤمن پر واجب و لازم ہے۔ اُن کا مختصر بیان ہوچکا۔ فروع دین کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے حصہ مین آئیگا۔

تمت بالخیر

کتبہ محمد حبیب اللہ ٹونکی تلمیذ زمرد رقم امروہوی مدظلہ